غلبۂ اسلام کی خاطر ہم انتہائی قربانیاں پیش کرتے رہیں گے

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۳؍اپریل ۱۹۷۶ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ)

تشہّد وتعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے درج ذیل آیات قرآنیہ کی تلاوت فرمائی:-

اِنْ يَّنْصُرْكُمُ اللّٰهُ فَلَا غَالِبَ لَكُمْ ۚ وَاِنْ يَّخْذُلْكُمْ فَمَنْ ذَا الَّذِيْ يَنْصُرُكُمْ مِّنْۢ بَعْدِهٖ ۗ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۶۱﴾

(اٰل عمران:۱۶۱)

لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَفْرَحُوْنَ بِمَاۤ اَتَوْا وَّيُحِبُّوْنَ اَنْ يُّحْمَدُوْا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوْا فَلَا تَحْسَبَنَّهُمْ بِمَفَازَةٍ مِّنَ الْعَذَابِ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۸۹﴾ وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۗ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ (اٰل عمران:۱۸۹،۱۹۰)

پھر حضور انور نے فرمایا:-

جس مسیح اور مہدی کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بشارت دی تھی ہمارے ایمان کے مطابق وہ آ گئے اور اللہ تعالیٰ کی توفیق سے ہم نے اس عظیم فرزند محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پہچانا اور شناخت کیا اور ہم آپ پر ایمان لائے۔ ہم ایمان لائے یعنی ہم نے اپنے رب سے یہ عہد کیا کہ جس مقصد کے لئے اس مسیح محمدی اور اس مہدی علیہ السلام کو مبعوث کیا گیا ہے یعنی اس غرض سے کہ اسلام کو ساری دُنیا میں غالب کیا جائے، اس غرض کو پورا کرنے کے لئے ہم لوگ

انتہائی قربانیاں دے کر انتہائی جدوجہد کریں گے تا کہ خدا کا یہ قول پورا ہو کہ ایسے لوگ پیدا ہوں گے جن کی کوششیں اور جن کے عمل مقبول ہوں گے اور اس کے نتیجہ میں اسلام کا حُسن لوگوں کے دلوں کو موہ لے گا اور نوعِ انسانی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں تلے اکٹھی ہو جائے گی۔

لیکن یہ معمولی کام نہیں ہے۔ دُنیا میں مذہب کے اعتبار سے اس وقت اسلام کے مقابلے میں سب سے بڑا مذہب ہے، دُنیا میں پھیلا ہوا مذہب، دُنیا میں طاقتور مذہب، دنیا میں صاحبِ اقتدار مذہب اور دُنیا میں صاحبِ دولت وثروت مذہب عیسائیت ہے۔ ان کے پاس اتنی دولت ہے کہ جس کا شمار نہیں اور ان کے پاس عددی طاقت بھی ہے اور ان کا نظام جو صدیوں سے چلا آ رہا ہے وہ باوجود فرسودہ ہو جانے کے اور باوجود اپنی روح کے کھوئے جانے کے پھر بھی وہ اس قسم کا نظام ہے کہ میرے خیال میں لاکھوں آدمی اپنی زندگیوں کو وقف کرنے والے اس مذہب میں پائے جاتے ہیں اور وہ ساری دُنیا میں پھیلے ہوئے ہیں ان کی کوششوں کے پیچھے سیاسی اقتدار ہے۔ ان کے پاس اموال ہیں جن سے وہ کتب کی اشاعت کا اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر غلط اعتراضات کی بہتات کا انتظام کرتے ہیں اور اسلام کے خلاف کثرت سے کتب شائع کرتے ہیں۔ ان کے پاس دولت ہے جس سے وہ دودھ تقسیم کرتے ہیں، گندم بانٹتے ہیں، کپڑے دیتے ہیں اور دُنیوی حرص اور لالچ کے ذریعہ سے وہ دُنیا کو اپنی طرف کھینچ رہے ہیں۔ اس کے مقابلہ میں ایک چھوٹی سی جماعت ہے جس کے پاس نہ سیاسی اقتدار ہے اور نہ اقتدار کی خواہش ہے، نہ اموال ہیں اور نہ ان کے دل میں اپنے لئے اموال کی کوئی تڑپ اور حرص اور لالچ ہے۔ ان کے دلوں میں ایک لگن ہے کہ ہم نے خدا تعالیٰ کے حضور اپنی جانوں کو اور اپنی عزتوں کو اور اپنے اوقات کو اور اپنے اموال کو پیش کیا ہے اور ہم نے عیسائیت کے مقابلہ میں دلائل کے ساتھ اور حقائق کے ساتھ اور عملی نمونہ کے ساتھ اسلام کو غالب کرنا ہے اور نوعِ انسانی کے ایک کثیر حصہ کو انسانوں میں سے ایک کثیر گروہ کو عیسائیت کے پنجہ سے نکال کر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع کرنا ہے۔

لیکن اس دنیا میں، آج کی دنیا میں اسلام کے مقابلہ میں صرف عیسائیت ہی تو نہیں ہے یہودی بھی ہیں۔ یہودی گو تعداد میں تھوڑے ہیں لیکن مال میں زیادہ ہیں اور ان کا اثر و رسوخ

اتنا ہے کہ اس وقت جو دنیا کی سب سے بڑی طاقت ہے یعنی امریکہ اس سب سے بڑی طاقت کا جو سب سے بڑا فرد ہے جس کے ہاتھ میں کہ وہ طاقت ہے یعنی امریکہ کا پریذیڈنٹ اس کے گرد جو مشیر ہیں ان میں سے سات سات آٹھ آٹھ دس دس مشیر یہودیوں میں سے ہوتے ہیں اور وہ اس معاشرہ پر چھائے ہوئے ہیں اس وجہ سے کہ وہاں کے اخبارات جس کو ہم پریس کہتے ہیں وہ یہودیوں کے ہاتھ میں ہیں وہاں کے بنک یہودیوں کے ہاتھ میں ہیں۔ وہاں کی فائینانس کارپوریشنز جو کہ تقسیم زر کا انتظام کرتی ہیں وہ یہودیوں کے ہاتھ میں ہیں۔ وہاں کے جو بڑے بڑے کارخانے ہیں وہ یہودیوں کے ہاتھ میں ہیں اور ان کارخانوں میں اسلحہ بنانے کے کارخانے بھی ہیں۔

ابھی کسی نے مجھے بتایا کہ ایک اسلامی ملک میں بعض لوگوں نے بعض احمدیوں کے ملازمت میں لئے جانے پر اعتراض کیا۔ اس پر وہاں کی سب سے بڑی سیاسی صاحب اقتدار شخصیت نے ان کو بلا کر کہا کہ دیکھو اگر ہم احمدیوں پر اعتراض کریں تو پھر یہ اعتراض یہاں نہیں ٹھہرے گا بلکہ آگے بھی جائے گا۔ ہم نے اپنی ایئرفورس کے لئے جو لڑا کا طیارے خریدے ہوئے ہیں ان کے مالک یہودی ہیں اور وہاں سے جو ٹیکنیشنز اور دیکھ بھال کرنے والا یہودی عملہ آیا ہوا ہے وہ سینکڑوں کی تعداد میں ہمارے ملک میں پھر رہے ہیں۔ پھر کل کو تم کہو گے کہ ان کو بھی نکالو۔ پس یہ جو دنیا کے کام ہیں ان کے اوپر اس قسم کے اعتراض نہیں کرنے چاہئیں۔ اس لئے اگر احمدی بھی ہماری ملازمت میں ہیں تو ہمیں تحمل سے اور برداشت سے کام لینا چاہیئے اور اپنے ماحول کو اور اپنے معاشرہ کو خراب نہیں کرنا چاہیئے۔ بہرحال طیارے بنانے والے اور دوسرے ہتھیار بنانے والے کارخانے بھی یہودیوں کے ہاتھ میں ہیں۔ یہودی اگرچہ ہیں تھوڑے سے، مٹھی بھر ہیں نوع انسانی کی کل تعداد کے مقابلہ میں ان کی فیصد بہت کم ہے لیکن ان کا اپنا ایک طریق ہے جس سے وہ چھا گئے ہیں۔ ۱۸۷۰ء کے لگ بھگ دنیا میں ان کا اثر و رسوخ اتنا بڑھ گیا تھا کہ مَیں نے بعض جگہ پڑھا ہے کہ یہودیوں کو یہ خیال پیدا ہو گیا تھا کہ دنیا کا سیاسی اقتدار (کسی ایک ملک کا نہیں بلکہ ساری دنیا کا سیاسی اقتدار) یہودیوں کے ہاتھ میں آجائے گا اور یہودیوں کی حکومت بین الاقوامی حیثیت میں قائم ہو جائے گی۔ پھر پہلی

جنگ عظیم کے بعد یورپ میں اور امریکہ میں اور روس میں ان کا اثر بہت بڑھ گیا۔ روس میں تو یہ حال تھا کہ انہی کی کتابوں میں لکھا ہے کہ روس میں کمیونزم کو قائم کرنے کے لئے جتنے روپے اور دولت کی ضرورت تھی وہ تمام سرمایہ یہودیوں نے لینن اور اس کے ساتھیوں کو دیا تھا۔ چنانچہ وہاں ان کا بڑا اثر ورسوخ ہے۔ مَیں نے ایک یہودی کے متعلق کتابوں اور رسالوں میں پڑھا ہے کہ جب بڑی چپقلش تھی تو اس کا اتنا اثر تھا کہ وہ جب چاہے دنیا کے ہر ملک میں جاسکتا تھا حالانکہ ویسے روسیوں نے دوسروں کے خلاف اور دوسروں نے روسیوں کے خلاف بڑی پابندیاں لگائی ہوئی تھیں۔ ان کے پاس اجتماعی طاقت ہے اور وہ بڑی زبردست ہے۔ پس اگرچہ وہ تعداد میں کم ہیں لیکن اثر و رسوخ کے لحاظ سے سرمایہ دارانہ دنیا میں بھی اور اشتراکی اور بے دین دنیا میں بھی ان کا بڑا اثر ہے۔ ہم نے ان کا مقابلہ کرنا ہے۔ یہ مقابلہ لاٹھی اور بندوق سے یا ایٹم بم سے نہیں ہے کیونکہ غلبۂ اسلام کے لئے آج کے سچے مسلمان کو یہ ہتھیار نہیں دیئے گئے بلکہ عقلی اور نقلی دلائل کے ساتھ اور حجج قاطعہ کے ساتھ اور آسمانی برکات کے ساتھ ان کا مقابلہ کرنا ہے اور یہ چیزیں ان کے پاس نہیں ہیں۔ گویا روحانیت کا مقابلہ مادی طاقت کے ساتھ ہے اور جو مادی طاقت ہے وہ تو اپنے مدمقابل کی مادی طاقت کو ہی دیکھتی ہے اور انہیں کمزور پاتی ہے اور یہ سمجھتی ہے کہ وہ غالب نہیں آئیں گے اور جو روحانی طاقت ہے وہ اپنے مدمقابل کی روحانی طاقت کا اندازہ لگاتی ہے اور کہتی ہے کہ چونکہ روحانی لحاظ سے یہ صفر ہیں اس لئے اللہ کے فضل اور اس کی رحمت سے اسلام ان کے مقابلہ میں غالب آئے گا۔

بہرحال مہدی علیہ السلام کے آنے کے ساتھ آج کی اس انسانی دنیا میں ایک زبردست کشمکش پیدا ہوگئی اور ساری دنیا ایک حرکت میں آگئی اور ایک زلزلہ پیدا ہوگیا اور دنیا اس آخری جنگ روحانی کے لئے بلائی گئی جس کی خبریں دی گئی تھی اور جس کے متعلق کہا گیا تھا کہ وہ شیطان کی آخری جنگ ہے اور اس کے بعد اسلام پیار اور محبت کے ساتھ اور اپنے حسن و احسان کے ساتھ نوع انسانی کے دلوں کو جیت کر ہمیشہ کے لئے انسان انسان کی جنگ کا خاتمہ کر دے گا لیکن اس آخری جنگ میں اسلام کے مقابل پر صرف عیسائی اور یہودی ہی نہیں بلکہ دنیا میں

مذہب کے میدان میں ہندو بھی ہیں۔ چنانچہ تقسیم سے قبل کا جو ہندوستان تھا اس میں ہم بھی رہتے تھے اور دوسرے مذاہب والے بھی رہتے تھے۔ اس میں ہندوؤں کی اکثریت تھی اور دنیوی علم کے لحاظ سے وہ مسلمانوں پر فوقیت رکھتے تھے، ان کے پاس مال تھا، ان کے پاس بنک تھے، ان کے پاس تعلیمی ادارے تھے، ان کے پاس بڑی زبردست تنظیم تھی ساری چیزیں ہی تھیں اور پھر ان میں سے، اس دنیوی تنظیم میں سے لوگ نکلے جنہوں نے آریہ خیالات کا لبادہ اوڑھ کر اسلام پر حملہ کیا اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر اس طرح حملہ آور ہو گئے جیسے کہ ایک وحشی ایک کمزور ہستی پر حملہ آور ہو جاتا ہے لیکن جو چیز وہ سمجھ نہیں سکے وہ یہ تھی کہ اسلام کا وہ موعود جس کا وعدہ اسلام کے صرف دفاع کے لئے نہیں بلکہ اسلام کو غالب کرنے کے لئے دیا گیا تھا وہ آچکا ہے اس لئے ان کے حملے کامیاب نہیں ہو سکتے۔ پھر خدا تعالیٰ نے اس شخص کو جو بڑی تعلیاں کیا کرتا تھا جس کا نام لیکھرام تھا۔ حضرت مہدی علیہ السلام کی پیشگوئی کے مطابق ہندوستان کی دنیا کو ایک زبردست نشان دکھاتے ہوئے اسلام کی برتری کو ثابت کرنے کے لئے اور ہندوستان کی دنیا کو یہ بتانے کے لئے کہ خدائے قادر وتوانا آج اسلام کے ساتھ ہے، اسلام کے مدمقابل کے ساتھ نہیں ہے معجزانہ طور پر اس کو ہلاک کیا۔ انہوں نے بڑا شور مچایا کہ شاید مہدی علیہ السلام نے قتل کا منصوبہ بنایا تھا لیکن جو منصوبہ آسمانوں پر بنایا گیا تھا مہدی علیہ السلام کے خلاف اس منصوبہ کو ثابت نہیں کیا جاسکتا تھا اور نہ کیا گیا۔

پھر یہاں پر بس نہیں بلکہ دوسری دنیا میں مختلف الخیال لوگ بسنے والے ہیں۔ جاپان ہے ان کے اپنے مذہبی خیالات ہیں انہوں نے مذہب کو کلب بنا دیا ہے۔ ان کے متعلق مشہور ہے کہ جب بچہ پیدا ہوتا ہے تو ایک مذہب کی رسوم ادا کی جاتی ہیں اور جب وہی بچہ فوت ہوتا ہے تو اس کے جنازے کی رسوم ایک دوسرے مذہب کے مطابق ادا کی جاتی ہیں۔ بہرحال مذہبی میدان میں ان کے خیالات جو بھی ہیں وہ اسلام کے خیالات نہیں ہیں بلکہ وہ اسلام کے مخالف خیالات ہیں۔ ان میں لچک ہے لیکن وہ اس قسم کی لچک ہے کہ وہ سمجھتے ہیں کہ وہ لچک ہمیں بچا لے گی اور اس کے نتیجہ میں اسلام کی طاقت ہماری اس جڑ کو جو بے دینی کی جڑ ہے جو خدا تعالیٰ سے دور لے جانے والی جڑ ہے اس کو اکھیڑ کر پرے نہیں پھینک سکے گی۔ ان لوگوں کے ساتھ

مقابلہ ہے۔ پھر آج آدھی دنیا وہ ہے جو خدا کی منکر ہو چکی ہے اور انہوں نے یہ اعلان کر دیا کہ ہم زمین سے خدا کے نام اور آسمانوں سے خدا کے وجود کو مٹا دیں گے۔ خود یہی اعلان ایک احمدی کے نزدیک ایسا ہے کہ جو اُن کی ناکامی کا سبب بننے والا ہے کیونکہ یہ سمجھنا کہ خدا کا وجود آسمانوں پر تو ہے لیکن زمین پر نہیں ہے یہ بنیادی طور پر ایک غلط تصوّر ہے اور اس کی غلطی جب ثابت ہو جاتی ہے تو اس زمین پر بسنے والے یہ سمجھنے لگ جاتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کا وجود تو یہاں بھی ہے (وہ تو ہر جگہ موجود ہے) اور وہ اتنی طاقتوں کے ساتھ یہاں بھی موجود ہے کہ انسان کی یہ طاقت نہیں کہ وہ اس کے مقابلہ میں کھڑا ہو اور کامیاب ہو اور خدا تعالیٰ کے منصوبوں کو ناکام کرنے کی کامیاب تدبیر کر سکے لیکن بہرحال دنیوی لحاظ سے وہ زبردست طاقتیں ہیں ایسی زبردست طاقتیں کہ مذہبی دنیا بھی ان سے ڈرنے لگ گئی انہوں نے ایٹم بم اور ہلاکت کے دوسرے سامان بنا لئے۔ روس اور دوسرے کمیونسٹ یا سوشلسٹ ممالک اور مذہبی دنیا کے اندر جو کمیونسٹ یا سوشلسٹ گروپ ہیں اگر ان کو اکٹھا کیا جائے تو تعداد کے لحاظ سے وہ مذہبی دنیا سے بھی بڑھ جاتے ہیں۔

مَیں جب سوچتا ہوں تو مجھے خیال آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جماعتِ احمدیہ کے کندھوں پر جو ذمہ داری ڈالی ہے اس کی مثال اگر کچھ تھوڑی بہت دی جاسکتی ہے تو وہ ایسی مثال ہے کہ ایک آدمی ماؤنٹ ایورسٹ جو کہ دنیا کی سب سے اونچی چوٹی ہے اس کے دامن میں کھڑا ہو اور کہے کہ میں ایک ٹکّر کے ساتھ اس پہاڑ کو گرا دوں گا جہاں تک طاقتوں کا مقابلہ ہے یہ مثال بھی کمزور ہوگی کیونکہ آج احمدیت کی طاقت دنیوی نقطہ نگاہ سے ان طاقتوں کے مقابلہ میں اتنی بھی نہیں جتنی کہ ہمالیہ کے مقابلہ میں جو کہ زمین کے اندر گھسا ہوا اور آسمان سے باتیں کرنے والا ہے اس شخص کی طاقت ہے جو یہ کہتا ہے کہ ایک ٹھوکر کے ساتھ وہ اس کو اپنی جگہ سے ہلا دے گا۔ مخالفین اسلام اور معاندین اسلام یا اسلام سے غافل اور اسلامی حُسن سے دور اور خدا تعالیٰ کا عرفان نہ رکھنے والی دنیا کے ساتھ ہمارا مقابلہ اس سے بھی سخت ہے اور ان کے مقابلہ میں جن کے متعلق خدا نے ہمیں یہ حکم دیا ہے کہ تم ان سے مقابلہ کرو اور اسلام کو غالب کرو آج احمدیت کی طاقت اس سے بھی کم ہے لیکن خدا نے ہمیں یہ وعدہ دیا ہے کہ گھبرانے کی بات

نہیں۔ بے شک یہ قومیں، یہ گروہ اور یہ افراد بڑے طاقتور ہیں لیکن میری طاقت سے تو ان کی طاقت زیادہ نہیں اور مَیں تمہارے ساتھ ہوں۔ اگر یہ حسین اور یہ میٹھی اور یہ شیریں آواز ہمارے کانوں میں نہ پڑے تو دو میں سے ایک نتیجہ ضرور نکلے یا تو لوگ احمدیت کو چھوڑ کر بھاگ جائیں اور یا وہ پاگل ہو جائیں کیونکہ دنیوی عقل ان حالات میں جماعت احمدیہ کی کامیابی کا تصور بھی نہیں کر سکتی لیکن جماعتِ احمدیہ کو صرف دنیوی عقل نہیں دی گئی بلکہ جماعت احمدیہ کو روحانی اور اخلاقی فراست عطا کی گئی ہے، جماعت احمدیہ کو قرب الٰہی میسر ہے جماعت احمدیہ کے کان میں خدا تعالیٰ کے فرشتے آ کر خدا کا کلام نازل کرتے ہیں اور جماعت احمدیہ کو تسلی دینے والا وہ ہے جس کی طاقت اور جس کی قدرت سے کوئی شئے کوئی ہستی بلکہ ساری کائنات بھی باہر نہیں رہ سکتی۔ اگر یہ چیز نہ ہو تو پھر تو ہماری زندگی کوئی چیز نہیں اور اگر یہ بشارتیں نہ ہوں تو ہماری زندگی میں کوئی مزہ نہیں کیونکہ پھر سوائے گھبراہٹ اور پریشانی کے ہمارے مقدر میں اور کیا رہ جاتا ہے لیکن ہمیں قرآن کریم نے بار بار یہ کہا ہے کہ کام بڑا سخت ہے، دنیا کی نگاہ میں انہونا ہے لیکن میں تمہیں کہتا ہوں کہ میری آواز پر لبیک کہتے ہوئے اس کام کو پورا کرنے کے لئے تم کھڑے ہو جاؤ اور جو تمہاری بساط ہے اس کے مطابق تم قربانیاں دو تو خدا کے فضل سے تم کامیاب ہو جاؤ گے لیکن ہر قسم کی قربانی دے کر۔ مال کی، عزت کی، اوقات کی، اعزّہ کی رشتہ داروں کی اور دوستوں کی ہر قسم کی قربانی دے کر بھی یہ نہ سمجھنا کہ تم نے کچھ کیا ہے کیونکہ جو کام تمہارے سپرد ہے اور جتنی اہم ذمہ داری ہے اس کے مقابلہ میں تم نے کچھ بھی نہیں کیا۔ پس فخر اور غرور نہ آ جائے اور اگر دنیا تم سے مذاق کرے تو تم پرواہ نہ کرنا اور وہ مذاق کرے گی کیونکہ طاقتوں کا آپس میں مقابلہ ہی نہیں ہے اور پھر جو طاقت ہمارے پاس ہے وہ تو کسی کو نظر ہی نہیں آتی وہ تو روحانی طاقت ہے دنیا کی نگاہ ہماری طاقت کو صفر کے برابر بھی نہیں سمجھتی وہ تو مائینس (Minus) پر سمجھتی ہوگی یعنی صفر سے بھی نیچے گری ہوئی۔ پھر بعض دفعہ شیطان یہ وسوسہ ڈالتا ہے کہ جو کام انسان نے نہیں کیا ہوتا وہ اس کے متعلق بھی شیخیاں بگھارنے لگتا ہے۔ قرآن کریم نے اس سے بچنے کی ہدایت کی ہے قرآن کریم ایک عظیم کتاب ہے اس نے سارے رخنے بند کئے ہیں اور ہمارے سامنے اس نے ایک بڑی حسین تعلیم پیش کی ہے۔ پس

خدا تعالیٰ کی توفیق کے ساتھ انشاء اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ اپنے مقصد میں کامیاب ہوگی اور خدا تعالیٰ کے یہ وعدے پورے ہوں گے کہ اِس زمانہ میں اسلام ساری دنیا میں غالب آئے گا۔

مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ یہ اتنا بڑا کام ہے کہ یہ ایک نسل یا دو نسلوں یا پانچ دس نسلوں کا کام نہیں ہے بلکہ بڑے لمبے زمانے پر پھیلی ہوئی صحیح اور مقبول جدوجہد اسلام کو غالب کرے گی چنانچہ آپ نے فرمایا ہے کہ تین سو سال کے اندر اندر یہ پیشگوئیاں پوری ہو جائیں گی لیکن بعض قرائن سے ہمیں پتہ لگتا ہے کہ اسلام کی کامیابی کی یہ مہم یہ جہاد، یہ روحانی جدوجہد اپنے کلائمیکس (Climax) کو اپنے عروج کو اپنی ہستی کی دوسری صدی میں پہنچے گی اور اپنے کام کا اکثر حصہ پورا کرے گی اور پھر اس کے بعد جیسا کہ فوجی کہتے ہیں Mopping Up Operation کا وقت ہوگا یعنی کہیں کہیں کچھ پاکٹس ایسی رہ جائیں گی جو اسلام کی طرف توجہ نہیں کر رہی ہوں گی پھر ان کی طرف توجہ کرنی پڑے گی اور تیسری صدی میں نہیں کہہ سکتے دو سو بیس سال کے بعد یا دو سو چالیس سال کے بعد لیکن بہر حال تیسری صدی میں ایک وقت ایسا آنے والا ہے کہ جب اسلام سے باہر رہنے والوں کی حیثیت چوہڑے چماروں کی حیثیت سے زیادہ نہیں ہوگی، چوہڑے چمار تحقیر کے الفاظ نہیں ہیں بلکہ یہ ان کی محرومی ہے کہ وہ ایسے لوگ ہوں گے جن کی قسمت میں نہیں ہوگا کہ وہ خدا تعالیٰ کے پیار کو حاصل کرلیں جب کہ ساری دنیا خدا تعالیٰ کے پیار کو حاصل کر رہی ہوگی جب انسانوں کی بہت بھاری اکثریت کے دل محمد صلی اللہ علیہ وعلی آلہٖ وسلم کی محبت سے پر ہو چکے ہوں گے اور اس کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ کی رضا کی جنتیں اسی دنیا میں ان کو نظر آنے لگ جائیں گے۔ یہ تھوڑے سے لوگ اس وقت ایسے بھی رہ جائیں گے جو اس عظیم پیار سے محروم ہوں گے۔

لیکن جیسا کہ میں نے بتایا ہے یہ کام ہماری طاقت سے نہیں ہوگا بلکہ اللہ تعالیٰ کے قادرانہ تصرفات کے نتیجہ میں یہ ساری باتیں ہونے والی ہیں۔ قرآن کریم نے مختلف پیرایوں میں اس چیز کو ہمارے سامنے رکھا ہے۔ اس وقت مَیں نے سورۃ اٰل عمران کی جن آیتوں کو اکٹھا پڑھا ہے وہ بھی اسی مضمون کو ہمارے سامنے لانے والی ہیں ’’ذَکِّرْ‘‘ کے حکم کے ماتحت مَیں جماعت کے بڑوں، چھوٹوں، مردوں اور عورتوں کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

اِنْ يَّنْصُرْكُمُ اللّٰهُ فَلَا غَالِبَ لَكُمْ کہ اگر اللہ تمہاری مدد کے لئے آ جائے اور تمہاری مدد کرے اس کی طاقت اور اس کے قادرانہ تصرفات تمہارے حق میں ہوں تو تمہارے اوپر کوئی غالب نہیں آ سکتا۔ اس میں ہمیں یہ بتایا گیا ہے کہ اگر تمہارا تعلق خدا کے ساتھ نہ ہو اور آسمانی مدد تمہیں حاصل نہ ہو تو جو کام تمہارے سپرد کیا گیا ہے اس میں تمہارے کامیاب ہونے کا کوئی امکان ہی نہیں تمہیں اس کا وہم بھی نہیں کرنا چاہیئے۔ وَاِنْ يَّخْذُلْكُمْ فَمَنْ ذَا الَّذِيْ يَنْصُرُكُمْ مِّنْۢ بَعْدِهٖ اور اگر اللہ تعالیٰ تمہاری مدد چھوڑ دے تو پھر اور کون آئے گا جو تمہاری مدد کرے گا اور جس کی مدد کے ساتھ تم کامیاب ہو جاؤ گے، کوئی نہیں۔ پس اگر خدا کی مدد ہو تو غلبۂ اسلام کی عظیم مہم میں تم غالب آ سکتے ہو اور خدا کی مدد نہ ہو تو غلبۂ اسلام کا تصوّر بھی ناممکنات میں سے ہے۔ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ اور جو حقیقی مومن ہیں ان کو چاہیئے کہ وہ اللہ تعالیٰ پر توکل کیا کریں۔ دنیا کی طاقتوں پر توکل نہ کریں اور اپنی طاقت پر، اپنی قربانی پر، اپنے ایثار پر اور خدا کے حضور جو کچھ پیش کیا ہے اس کے اوپر بھروسہ نہ کریں بلکہ خدائے قادر و توانا پر ان کا بھروسہ ہونا چاہیئے۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یقین رکھو کہ وہ لوگ اللہ تعالیٰ کے عذاب سے محفوظ نہیں ہیں جو اپنے کئے پر اتراتے ہیں۔ یہ کئے پر اترانے والے دنیا دار بھی ہوتے ہیں اور مذہب کے نام پر اترانے والے بھی ہوتے ہیں۔ مذہبی گروہ اپنے جتھے پر اترانے لگ جاتے ہیں اپنے مال و دولت پر اترانے لگ جاتے ہیں، اپنی طاقت پر اترانے لگ جاتے ہیں، اپنی تنظیم پر اترانے لگ جاتے ہیں، اپنی فوجوں پر اترانے لگ جاتے ہیں۔ ہزاروں وجوہ ہیں اترانے کی۔ کہتے ہیں کہ ہم نے اپنی فوج کو اتنا مضبوط کر لیا، ہم نے اپنے نظام اقتصادیات کو ایسا بنا لیا، ہماری زراعت ایسی ہو گئی، ہم نے پانی کا یہ انتظام کر لیا، ہم نے ایٹم بم بنا لیا۔ (پہلے تو یہ مذہبی گروہ نے ہی بنایا تھا یعنی عیسائی دنیا نے جو کہ کیپٹلسٹ (Capitalist) کہلاتے ہیں) جو لوگ اپنے کئے پر اتراتے ہیں اور صرف اپنی ذات یا اپنے جتھے یا اپنی قوم یا اپنے ملک پر بھروسہ کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ ان کا زندہ تعلق نہیں ہوتا کہ جس کی طاقت پر وہ بھروسہ کرنے والے ہوں اور پھر انہوں نے جو کام نہیں کیا ہوتا وہ سمجھتے ہیں کہ اس پر بھی ان کی تعریف کی جائے حالانکہ انہوں نے کام

نہیں کیا ہوتا لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَفْرَحُوْنَ بِمَآ اَتَوْا وَّ يُحِبُّوْنَ اَنْ يُّحْمَدُوْا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوْا فَلَا تَحْسَبَنَّهُمْ بِمَفَازَةٍ مِّنَ الْعَذَابِ یہ نہ سمجھو کہ وہ خدا کے عذاب سے محفوظ ہیں ان کے لئے دردناک عذاب ہے لیکن وہ گروہ اور وہ جماعت جو اللہ کا نام لے کر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کو بلند کرنے کے لئے اور اسلامی تعلیم کو دنیا میں پھیلانے کے لئے اپنی کمزوریوں کے باوجود کھڑی ہو جاتی ہے۔ وہ جو کچھ خدا کے حضور پیش کرتے ہیں ان کے اوپر بھی وہ اتراتے نہیں اور فخر نہیں کرتے اور جو کام انہوں نے نہیں کیا ہوتا اس کے متعلق تو شیخی مارنے کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ یہ لوگ خدا تعالیٰ کے قہر کے عذاب سے محفوظ ہیں لیکن ان کا مدمقابل اللہ تعالیٰ کی گرفت میں ہے اور قرآن کریم کی بشارتوں کے مطابق جو مسلمانوں کے حق میں دی گئی ہیں اور قرآن کریم کے انذار کے مطابق جو معاندین اسلام کے متعلق دیا گیا ہے یہ بات سمجھ لینی چاہیئے کہ اپنے پر بھروسہ کرنے والے اور جو طاقت نہیں ہے اس کا بھی اعلان کرنے والے کامیاب نہیں ہوا کرتے۔ اخباریں پڑھنے والے اور دنیا کے حالات کا علم رکھنے والے دوست جانتے ہیں کہ آجکل سیاسی لیڈر وہ تعلیاں مارتے رہتے ہیں کہ آدمی حیران ہوتا ہے مثلاً ہٹلر نے اپنے وقت وہ شور مچایا تھا کہ بس اس کے پاس ایسی طاقت ہے اور ایسے مخفی ہتھیار ہیں کہ وہ ساری دنیا کو کھا جائے گا حالانکہ وہ ہتھیار نکلے نہیں۔ وہ يُحِبُّوْنَ اَنْ يُّحْمَدُوْا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوْا کے آیت کے ٹکڑے کے نیچے آ گیا نا کہ وہ دنیا کو یہ باور کرانا چاہتا تھا کہ وہ ایسے ہتھیار بنانے میں کامیاب ہو چکے ہیں جو دنیا کو زیر کرنے کے لئے کافی ہیں اور ان کا مدمقابل کامیاب ہو ہی نہیں سکتا۔ دنیا جو کرتی ہے اور دنیا جو نہیں کرتی اس کا یہاں ذکر ہے جو وہ کرتی ہے وہ یہ ہے کہ جو ان کی طاقت ہے اس پر وہ فخر کرنے لگتے ہیں اور تکبر سے کام لیتے ہیں اور اپنے مفاد کی خاطر انسانوں کے حقوق کو پامال کرنے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں وَ يُحِبُّوْنَ اَنْ يُّحْمَدُوْا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوْا اور دوسروں کو ڈرانے کے لئے وہ بڑے مبالغہ آمیز بیانات دیتے ہیں یا بعض دفعہ اپنے ملک کو خوش کرنے کے لئے بھی سیاسی لیڈر ایسا کرتے ہیں۔ فَلَا تَحْسَبَنَّهُمْ بِمَفَازَةٍ مِّنَ الْعَذَابِ یہ لوگ ناکامی کے عذاب سے محفوظ نہیں رہ سکتے اور جو لوگ خدا تعالیٰ پر بھروسہ کرنے والے ہیں اور خدا تعالیٰ کی جماعت

ہیں وہی خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ کامیاب ہوتے ہیں۔

خدا تعالیٰ تمام قدرتوں اور طاقتوں کا مالک ہے وہ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ہے جس چیز کو چاہے اسے کر دیا کرتا ہے اور کوئی اسے ناکام کرنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ کائنات میں اسی کا حکم چلتا ہے اور اس کے منشاء کے مطابق ہر کام ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے یہ چاہا کہ اسلام کے غلبہ کے لئے اس زمانہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کا محبوب ترین روحانی فرزند مہدی پیدا ہو تو مہدی پیدا ہو گیا۔ اس نے چاہا کہ اس مہدی کی اس ظاہری اور مادّی دنیا میں اس قدر مخالفت ہو کہ اس کی کامیابی کا کوئی امکان ظاہری آنکھ کو نظر نہ آئے تو وہ مخالفت پیدا ہو گئی اور پھر اس نے یہ چاہا کہ اس کے باوجود جو کچھ ظاہری آنکھ نے دیکھا تھا وہ نہیں ہوگا اور مہدی ناکام نہیں ہوگا۔ مہدی کے ہاتھ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا ہے جیسا کہ خلافت راشدہ کے زمانہ میں مختلف میدانوں میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہی جھنڈے تھے۔ کسریٰ کے مقابلہ میں مسلمان فوجوں کے جو سپہ سالار تھے ان کے ہاتھوں میں جو جھنڈے تھے یا قیصر کے مقابلہ میں شام کے میدانوں میں مسلمانوں کے سپہ سالاروں کے ہاتھوں میں جو جھنڈے تھے وہ ان کے اپنے تو نہیں تھے اور نہ خلفائے وقت کے تھے بلکہ وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تھے۔ اسی طرح آج اسی معنی میں محمد صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کا جھنڈا مہدی کے ہاتھ میں ہے۔

خدا نے یہ چاہا کہ دنیا کی طاقتوں کو اس کے خلاف کھڑا کرے اور دنیا کو یہ بتائے کہ اگر تم سارے اکٹھے ہو کر بھی میری اس سکیم اور میرے اس منصوبہ کو ناکام کرنے کی کوشش کرو گے تو تم ناکام ہی ہو گے چنانچہ مہدی جو اکیلا تھا وہ ایک سے دو ہوا پھر دو سے دو ہزار بنا پھر دو ہزار سے دو لاکھ بنا۔ وہ محض ہندوستان میں تھا پھر وہ باہر نکلا اور آج وہ ساری دنیا میں پھیل گیا اور جیسا کہ اس کو حکم تھا وہ پیار کے ساتھ اور محبت کے ساتھ اسلام کے حسن کو ایک ہاتھ میں لے کر اور اسلام کی قوتِ احسان کو دوسرے ہاتھ میں لے کر باہر نکلا اور دنیا کے سامنے اس نے اسلامی تعلیم کو پیش کیا اور پنجابی میں ایک بڑا پیارا محاورہ ہے ''پھورنا'' اس نے آہستہ آہستہ دنیا کی طاقتوں کو ''پھورنا'' شروع کیا اور قرآن کریم نے ہمیں کہا کہ اَوَلَمۡ یَرَوۡا اَنَّا نَاۡتِی الۡاَرۡضَ نَنۡقُصُہَا مِنۡ اَطۡرَافِہَا (الرعد:۴۲) خدائی تقدیر کو نہیں دیکھتے کہ کس طرح آہستہ آہستہ خدائی سلسلوں کا

قدم ترقی کی طرف بڑھتا چلا جاتا ہے اور پھر جس طرح بارش مختلف اوقات میں ایک کچی دیوار کے نچلے حصے کو ''کھودتی'' ہے یعنی بارش کی وجہ سے تھوڑی سی مٹی بہہ جاتی ہے ایک وقت آتا ہے کہ وہ دیوار اپنے پاؤں پر گر جاتی ہے اسی طرح دُنیا کی طاقتوں کی حقیقت کچی دیوار سے زیادہ نہیں ہے اور آہستہ آہستہ وہ عمل شروع ہو چکا ہے کہ عقلمند آدمی جو کہ صاحبِ فراستِ روحانی ہے وہ دیکھتا ہے اور سمجھتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جو وعدے کئے تھے ان کے پورا ہونے کے ایام آ چکے ہیں۔

لیکن ــــ اور یہ لیکن بڑا اہم ہے جو ذمہ داری جماعت احمدیہ پر ہے وہ تو اپنی جگہ پر ہے۔ اس واسطے آپ ان چیزوں کو سامنے رکھا کریں کہ آپ اپنے زور اور طاقت کے ساتھ وہ کام نہیں کر سکتے کہ جو خدا تعالیٰ خدائی طاقت کے ساتھ آپ سے کروانا چاہتا ہے وہ ایک لحظہ اور ایک سیکنڈ جس میں آپ اپنے رب کریم سے دور چلے جائیں وہ آپ کے لئے انفرادی طور پر یا آپ کے خاندان کے لئے یا آپ کے گروہ کے لئے ہلاکت کا باعث بنے چوکس رہ کر اس ہلاکت سے بچنے کی کوشش کریں اور عاجزانہ راہوں کو اختیار کرتے ہوئے خدا تعالیٰ کے حضور یہ کہتے ہوئے جھکے رہیں کہ اے خدا! جو کام تو نے دیا ہے اس کی اہمیت کو ہم سمجھتے ہیں اور اپنی بے بسی کو ہم جانتے ہیں ہم اپنے زور سے یہ نہیں کر سکتے تیری مدد اور نصرت کے بغیر یہ مہم سر نہیں ہو سکتی اس لئے اپنے وعدہ کے مطابق تو ہماری مدد کو آ۔ اس لئے نہیں کہ ہم اپنے لئے کچھ چاہتے ہیں بلکہ اس لئے کہ ہم تیرے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اس غلبہ کو چاہتے ہیں جس کا تو نے وعدہ دیا کہ اسلام ساری دُنیا میں پھیل جائے گا۔ انشاء اللہ اسلام پھیلے گا۔ خدا کرے کہ وہ دن جلد آئے۔

(روزنامہ الفضل ربوہ ۲۸؍مئی ۱۹۷۶ء صفحہ ۲ تا ۶)

۞۞۞